اس وقت انسانیت اتنی بڑی تباہی کے کنارے کھڑی ہے جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲؍دسمبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ انسان کی زندگی اور اس کی بقا کا انحصار اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید پر ہے۔

☆ خطرناک تباہی انسان کے سامنے کھڑی ہے ہمارا فرض ہے کہ ان کے بچانے کی فکر کریں۔

☆ ظاہری سامان ہمارے پاس نہیں مگر دعا کا زبردست ہتھیار ہمیں دیا گیا ہے۔

☆ اے خدا ہماری عاجزانہ تضرعات کی طرف متوجہ ہو اور بنی نوع انسان کو قہر کی نگاہ کی بجائے رحمت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر۔

☆ آج دنیا مردہ ہو چکی ہے دنیا کو زندگی سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج جمعہ ہے اور جمعہ کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اجابتِ دعا کی خاص گھڑیاں بھی ہوتی ہیں جسے وہ گھڑیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے میسر آ جائیں اور اسے خلوصِ نیت اور عاجزی سے دعا کرنے کی توفیق ملے تو اللہ تعالیٰ دوسرے وقتوں کی نسبت دعا زیادہ قبول کرتا ہے۔

اسی طرح رمضان کا آخری عشرہ بھی آ رہا ہے بلکہ سمجھیں کہ آ ہی گیا ہے ان آخری دنوں کے متعلق بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ اس عشرہ میں مسلمان کو اس رات کی تلاش کرنی چاہئے تقدیر کی جس رات میں اس کی دعائیں قبول ہوں اور اسلام کے حق میں دنیا کی تقدیریں بدل دی جائیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا۔ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِذَادَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَالَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ (بخاری باب صلوة التراويح باب العمل فى العشر الاواخر من رمضان) یعنی آپؐ پورے طور پر مستعد ہو جاتے اور دعاؤں اور عبادت کے بجا لانے کے لئے اَحْيَالَيْلَهٗ اس کے متعلق شرح کرمانی میں ہے۔

فِيْهِ وَجْهَانِ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَى الْعَابِدِ لِاَنَّهٗ اِذَا تَرَكَ النَّوْمَ الَّذِىْ هُوَ اَخُوالْمَوْتِ لِلْعِبَادَةِ فَكَاَنَّهٗ اَحْيَانَفْسَهٗ وَثَانِيْهِمَا اَنَّهٗ عَائِدٌ اِلَى اللَّيْلِ فَاِنَّ لَيْلَهٗ لَمَّاقَامَ فِيْهِ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهُ بِالطَّاعَةِ (شرح کرمانی۔ کتاب الصوم جلد ۹ صفحہ ۱۶۲)

یعنی اَحْيَالَيْلَهٗ کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنت کی اتباع میں وہ جو آپ سے محبت رکھتے ہیں رمضان کے آخری عشرہ میں رات کو زندہ کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رات کے اوقات خرچ کرنے کے نتیجہ میں وہ رات کو زندہ کرتے ہیں اور دوسرے معنی اس کے یہ ہیں

کہ رات کی عبادتوں کے نتیجہ میں انسان کا نفس حقیقی زندگی اور حیات کو حاصل کرتا ہے ظاہری طور پر جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے نیند جو کہ موت کی سی کیفیت اپنے اندر رکھتی ہے جب اسے انسان چھوڑتا ہے اور بیدار رہ کر عبادت میں وقت گزارتا ہے تو گویا اس نے اپنے نفس کو زندہ کیا لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے اَحْیَا لَیْلَہٗ وہ اپنے نفس کو زندہ کرتا ہے یعنی ایک عبادت کرنے والا عبادت اور دعا کے ذریعہ سے اپنے نفس کو زندہ کرتا اور اس کی حیات اور بقا کے سامان پیدا کرتا ہے یہ نہیں کہ اس نے نیند ترک کی۔ اور اپنی زندگی کے چند لمحات سونے کی بجائے جاگنے میں خرچ کر دیئے اس کے حقیقی معنی یہی ہیں کہ انسان کی زندگی اور اس کی بقا کا انحصار اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید پر ہے جسے انسان دعاؤں کے نتیجہ میں حاصل کرتا ہے غرض یہ دعاؤں کے دن اور دعاؤں کی راتیں ہیں جن میں ہم داخل ہونے والے ہیں۔ اسی طرح آج جمعہ کا دن بھی خصوصاً دعا کا دن ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ آپ اپنے لئے یا اپنوں کے لئے دعا نہ کریں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد اور یہ اسوہ ہمیں پہنچا ہے کہ زندگی کا ہر لحہ خدا تعالیٰ کی رحمت پر منحصر ہے اس کی رحمت کے بغیر ہم ایک سیکنڈ کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتے اور ہماری کوئی ضرورت بڑی ہو یا چھوٹی اس کے فضل کے بغیر پوری نہیں ہوسکتی۔ بڑی چیزوں کو تو چھوڑو جوتی کا ایک تسمہ بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اپنے لئے بھی ضرور دعائیں کرتے رہنا چاہئے اس کے بغیر دراصل زندگی کوئی زندگی نہیں نیز جماعت کے لئے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں ہی کیوں نہ رہتے ہوں اپنی حفاظت اور اپنی امان میں رکھے اور ان پر اپنا خاص فضل کرے اور پیار کی نگاہ ہمیشہ ان پر رکھے اور وہ ہر احمدی کو (وہ جہاں بھی ہو) یہ توفیق دیتا چلا جائے کہ وہ ایسے اعمال بجالائے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں محبوب ہوں اور اندرونی اور بیرونی فتنوں سے وہ بچائے جائیں اور دشمن کا ہر وار اسی پر اُلٹا دیا جائے وہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی حفاظت میں اور اس کی پناہ میں اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں اور ہمیں اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اس مقصد کو حاصل کرنے والا ہو جس مقصد کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے یہ دعا تو ضرور کرنی چاہئے اور ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔

لیکن ایک خاص دعا کی طرف میں اپنے دوستوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس وقت بنی نوع انسان اپنے پیدا کرنے والے مہربان ربّ کو بھول چکے ہیں اور ہر قسم کا فساد انہوں نے دنیا میں پیدا

کر دیا ہے۔ وہ اپنے ربّ کو شناخت ہی نہیں کرتے یا دہریہ ہو چکے ہیں اور کسی ربّ کو مانتے ہی نہیں یا گنہگار حوا کے پیٹ سے پیدا ہونے والے کو خدا سمجھنے لگ گئے ہیں یا شرک کی اور راہوں کو وہ اختیار کرنے لگے ہیں خدائے واحد ویگانہ اور قادر وتوانا کی طرف وہ متوجہ نہیں ہو رہے اور اس سے سارے رشتے اور تعلق انہوں نے قطع کر لئے ہیں۔ غرض اس وقت انسانیت ایک نہایت ہی نازک دور سے گزر رہی ہے۔ اس قدر فساد دنیا میں پیدا ہو چکا ہے کہ انسانی تاریخ میں ایسا فساد اس دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا اور اتنی بڑی تباہی انسان کے سامنے کھڑی ہے کہ اس سے پہلے اتنی بڑی تباہی کا اس نے کبھی سامنا نہیں کیا۔ یہ بات تو اپنی جگہ صحیح ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ جو نیک فطرت رکھتے ہیں انہیں اس تباہی سے بچائے اور اسلام کی زندگی سے انہیں زندہ کرے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے سایہ تلے انہیں لا کر اکٹھا کر دے۔

غرض ایک طرف ایک نہایت خطرناک تباہی انسان کے سامنے کھڑی ہے اور ہم پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ ہم ان کے بچانے کی فکر کریں اور دوسری طرف ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے اگر ہم خلوص نیت کے ساتھ انسان کو اس انتہائی طور پر خطرناک تباہی سے بچانے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری کوشش میں برکت ڈالے گا اور اپنے فضل اور اپنی رحمت سے اسلام کی حیات سے بہتوں کو زندہ کرے گا ہم پر یہ ذمہ داری (جو میں نے ابھی بیان کی ہے) ڈالی تو گئی ہے لیکن ظاہری اور مادی سامان ہمیں نہیں دیئے گئے ساری دنیا کو زندہ کرنے کی کوشش کوئی معمولی بات نہیں نبی کریم ﷺ کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی آپ کو دنیا میں بھیجنے کا مقصد ہی یہ تھا اس زندہ مذہب سے ایک دنیا کو زندہ کیا جائے۔ جیسا کہ فرمایا

اِذَادَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے چونکہ نبی اکرم ﷺ کے بروز کی حیثیت سے بھیجا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاعاً بتایا کہ آپ ''مَظْهَرُ الْحَيِّ'' ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت حي کے مظہر اور ہم نے خود کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا۔ پس ہمارے لئے دو باتیں بڑی ضروری ہیں ایک یہ کہ ہم خود حقیقی زندگی کو حاصل کرنے والے ہوں اور دوسرے یہ کہ ہم دنیا کو زندہ کرنے والے ہوں کیونکہ اس وقت خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ وہ اپنی صفت حي کے جلوے دنیا کو دکھائے اور ایک نئی زندگی انہیں عطا کرے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے ظاہری سامان ہمارے پاس

نہیں ایک ہی چیز ہمارے پاس ہے ایک ہی ہتھیار ہے جو ہمیں دیا گیا ہے اور وہ ہتھیار بڑا زبردست ہے۔ دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ پس یہ ہتھیار ہے جو ہمیں دیا گیا اور اس کی کیفیت اور ماہیت ہمیں بتائی گئی اور دعا پر ایک یقین ہمیں عطا کیا گیا ہے اور خدا نے کہا ہے کہ کام گو مشکل ہے لیکن ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ انسانیت اس وقت ایک نازک دور میں سے گزر رہی ہے اور تمہارے سپرد یہ کام کیا جاتا ہے لیکن سامان تمہیں نہیں دوں گا ہاں دعا کا ہتھیار تمہیں دیتا ہوں۔ پس تم دعا کے ذریعہ سے دنیا کو کھینچ کر زندگی کے چشمہ تک لاؤ۔

دعا کے لئے دو باتوں کا پایا جانا ضروری ہے ایک یہ کہ انسان اس یقین پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تمام قدرتوں کی مالک ہے اور کوئی بات اس کے لئے انہونی نہیں اور دوسرے یہ کہ اس کی توفیق اور تائید کے بغیر ہماری کوئی ہستی نہیں ہم لاشئی محض ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اگر ہمارے دل میں بنی نوع انسان کی وہ حقیقی محبت پیدا ہو جائے اور ان سے وہ تعلق مودت واخوت پیدا ہو جائے، جو پیدا ہونا چاہئے اور اگر ہم یہ محسوس کرنے لگیں کہ بنی نوع انسان آج تباہی کے گڑھے پر کھڑے ہیں اور اگر ہمیں اس بات پر کامل یقین ہو کہ ہمارے پاس ایسے سامان نہیں ہیں کہ ہم ان کو اس تباہی سے بچا سکیں اور اگر ہمیں یہ احساس ہو کہ بنی نوع انسان کو اس تباہی سے بچانا آج ہماری اور صرف ہماری ذمہ واری ہے تو ہم ہر دوسری چیز کو بھول کر اس ہتھیار کو ہاتھ میں لیں جو دعا کا ہتھیار ہے اور اپنے ربّ کے حضور انتہائی عاجزی اور تضرع کے ساتھ جھکیں اور اس سے کہیں۔ اے ہمارے پیارے خدا! تو نے اس مخلوق کو جو انسان کہلاتی ہے اس لئے پیدا کیا تھا کہ وہ تیری عبادت میں اپنی زندگی کے دن گزاریں اور تیری صفات کے وہ مظہر بنیں لیکن وہ تجھے بھول گئے انہوں نے تیرے احکام کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا انہوں نے ہر رشتہ جو تجھ سے قائم ہونا چاہئے تھا اس کی طرف توجہ نہیں کی یا قطع کر دیا تیرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں رہا اس لئے تو اپنے غضب اور قہر کی تجلی سے انہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ تیری رحمانیت بھی جوش میں ہے اور تو نے ہمارے کندھوں پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ ہم انہیں اسلام کی حیات بخش تعلیم سے نئی زندگی دیں اور نئی روح ان کے اندر پیدا کریں ہمارے پاس سامان نہیں صرف تیری ذات پر ہمارا بھروسہ اور ہمارا توکل ہے۔ پس ہماری دعاؤں کو سن اور ہماری عاجزانہ تضرعات کی طرف متوجہ ہو اور بنی نوع انسان کو قہر کی نگاہ کی بجائے رحمت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر اور ان کے دلوں میں ایک تبدیلی

پیدا کر کہ وہ تجھے اور تیرے محمد رسول اللہ ﷺ کو پہچاننے لگیں۔

پس ان دنوں میں خاص طور پر بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، جب میں سوچتا ہوں کہ انسان آج کس تباہی کے کنارے پر کھڑا ہے تو مجھے انتہائی دکھ اور کرب محسوس ہوتا ہے کل بھی جب مجھے یہ خیال آیا کہ میں آپ سے یہ اپیل کروں کہ آپ ان دنوں کو خاص بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے وقف کریں میری طبیعت میں بڑی بے چینی تھی میں سوچتا رہا کہ اتنا پیار کرنے والا ہمارا ربّ ہے اتنا محبت کرنے والا ہمارا خالق ہے اور پھر بھی ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اسے بھول جاتے ہیں ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ اس کو ناراض کر رہے ہیں وہ دنیا کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی خاطر وہ دنیا کی معمولی معمولی عزتوں کے لئے بے حقیقت آراموں کے لئے اس پیارے کے پیار کی طرف سے غفلت برتتے ہیں اور اس وقت اس قسم کا فساد انسان نے اس دنیا میں پیدا کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ مغضوب بن گیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی رحمت میں وہ وسعت نہ ہوتی جس کا ذکر قرآن کریم میں بیان ہوا ہے تو آج سے کہیں قبل اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی انہیں جلا کر خاک کر دیتی مگر خدا تعالیٰ کی رحمت نے یہ چاہا کہ وہ انہیں زندگی کی طرف بلائے۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند کیا کہ وہ ہلاکت کی بجائے نجات کی راہوں پر چلنے والے ہوں۔ اس لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک عظیم روحانی فرزند ہیں اس دنیا میں اس غرض کے لئے بھیجا کہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کر دیں اور جب ہم یہ فقرہ کہتے ہیں کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سارے انسانوں کے دلوں میں اسلام کی روحانی نہر کا حیات بخش پانی چلا دے اور وہ ”اسلام“ سے زندہ ہو جائیں۔ جہاں تک تعلیم کا فی نفسہ تعلق ہے وہ تو ہمیشہ زندہ ہے یعنی وہ مستقل طور پر حقانیت پر قائم اور حق کامل اور مکمل ہے کوئی اس پر عمل کرے یا نہ کرے اس سے اسلامی تعلیم میں کوئی فرق نہیں پڑتا اسلام کو زندہ کرنا ایک محاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے ذریعہ دنیا کو زندہ کیا جائے آج دنیا مردہ ہو چکی ہے اور دنیا کو زندگی سوائے اسلام کے اور کوئی دے نہیں سکتا اور یہ ذمہ داری سوائے ہمارے اور کسی پر نہیں۔ پس آرام سے نہ بیٹھو خصوصاً ان دنوں میں۔

اپنے دنوں کو بھی اور اپنی راتوں کو بھی اس دعا میں خرچ کرو۔ اے ہمارے ربّ! اے ہمارے پیار کرنے والے ربّ! تو نے جو بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالا ہے ہمیں اپنے فضل سے توفیق دے کہ وہ ہم

تیری مرضی کے مطابق نباہنے والے ہوں اور بنی نوع انسان تک تیرا حیات بخش پیغام پہنچانے والے ہوں اور اے خدا ہمارے بھائیوں کو ہلاک نہ کرنا بلکہ انہیں توفیق دینا کہ وہ تجھے پہچاننے لگیں اور اس تعلیم کی طرف لوٹ آئیں جس کی طرف تو انہیں بلا رہا ہے اور اس نور سے وہ منور ہوں جس نور سے تو انہیں منور کرنا چاہتا ہے اور اس عطر سے وہ ممسوح ہوں جو عطر اور جو خوشبو تو آج دنیا میں اسلام کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کے طفیل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے پھیلانا چاہتا ہے۔ پس اپنے لئے اور اپنوں کے لئے دعائیں ضرور کریں۔ لیکن خاص طور پر بہت زیادہ دعائیں بنی نوع انسان کے لئے کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کر دے اور اس ہلاکت سے وہ بچائے جائیں جس کے متعلق ہمیں خبر دی گئی ہے کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

☆......☆......☆